اور امیر) اگر مخلوقِ خدا کیساتھ کسی غلط رویہ کو اختیار کرے تو اس امام سے قریب ترین عالم کا فرض ہوگا کہ اُس سے باز پرس کرے (موفق ج ۲ ص ۔۔)"

حضرت الامام کے ان کلمات میں ہم سب کیلئے مقام نصیحت ہے۔ اب یہ آنیوالے حالات پر ہے کہ اس آزمائش اور امتحان میں کون پورا اترتا ہے ـــــ

یہ جگر پاش خبر پڑھیئے اور ایک اسلامی مملکت (جو محافظ حرمین الشریفین کہلاتی ہے) کی دینی بے حسی اور بے حمیتی کا جی بھر کر ماتم کیجئے۔ "پچھلے دنوں مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور قادیانیوں کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد نے یورپ کا جو دورہ چوہدری ظفر اللہ خان کی معیت میں کیا۔ اور اس دورے کو "تبلیغ اسلام" کے لئے جہاد کی صورت میں پیش کیا گیا۔ اس دورے کی فلم بطور خاص سعودی عرب میں ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی ہے" (المنبر۔ لائل پور) ـــ ادائیگی حج کے نام سے مرزائیوں کا سرزمین حجاز میں داخلہ۔ پھر وہاں اونچی سطح پر کانفرنسیں اور اسکے بعد یہ تیسری لرزہ خیز خبر اُس سرزمین کے بارہ میں ہے جسکی فضاؤں میں نبی آخر الزمانؐ کی زبانِ مبارک سے انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی۔ (میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں) کی صدائیں گونجیں اور جس مملکت کی موجودہ دارالحکومت کے گرد و نواح میں خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبرؓ نے ایک لشکر جرار کے ذریعہ کذابین کے سرخیل مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کو خاک میں ملا دیا تھا۔ گمراہی اور منکر ہر جگہ قابلِ نفرین ہے، خواہ ارض حجاز میں ہو یا مصر و شام میں۔ پھر یہ کیا اندھیر ہے۔ کہ مصر کے مجرم تو یہود و نصاریٰ تک کی صفوف میں کھڑے کئے جائیں۔ اور مرکزِ اسلام میں ناموسِ محمدی سے کھیلنے کی جسارت پر سانپ سونگھ جائے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو ہمیں کہنے دیجئے کہ سعودی حکمرانوں نے سیدنا صدیق کے شیوہ کو چھوڑ کر ملک کو مسیلمہ کذاب کی راہوں پر ڈال دیا ہے۔ اور پورے عالم اسلام کو فتنہ کے آغاز ہی میں سختی سے ان امور کا نوٹس لینا چاہئے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق